پہلا حصہ تاریخ اسلام اور دوسرا تاریخ عمومی پر مشتمل ہے۔ جو کچھ اور جتنا مواد اس کتاب میں آگیا ہے وہ قابلِ مطالعہ ہے اور بڑی اچھی کتاب حوالہ کا کام دیتا ہے۔ طباعت بہت دیدہ زیب ہے۔ قیمت درج نہیں۔

(رئیس احمد جعفری)

عید کی قربانیاں | مؤلف میرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ ربوہ۔

عید اضحیٰ کی قربانیوں کے متعلق پچھلے دنوں یہ بحث چھڑ گئی تھی کہ اگر قربانیاں بند کر دی جائیں یا محدود تعداد میں دی جائیں اور ان کی رقم کسی دوسرے اجتماعی کار خیر میں دے دی جائے تو اس کے متعلق اسلامی شریعت کا کیا فتویٰ ہے؟ پیش نظر کتابچہ اسی موضوع پر لکھا گیا ہے اور مختلف عقلی و نقلی دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قربانی کی رسم کو بہر حال قائم رکھنا چاہیئے۔ مصنف کا استدلال یہ ہے کہ حج کی تین قسموں ــــ افراد، قران اور تمتع ــــ میں بھی صرف موخر الذکر دو حجوں میں حاجی پر قربانی واجب ہے یا اس حاجی پر جو حج کے ارادے سے نکلے اور راستے میں کسی شدید مجبوری سے اسے رک جانا پڑے۔ نیز قربانی حاجی پر بھی اس صورت میں ہے کہ جب مالی استطاعت موجود ہو ورنہ کفارے میں روزے رکھے جائیں گے۔ گویا قربانی بھی ہر حاجی کے لیے ضروری نہیں۔ دوسرے یہ کہ عید اضحیٰ کی نماز بھی حاجیوں کے لیے نہیں۔ یہ دونوں چیزیں نماز عید اور قربانی ــــ دراصل غیر حاجی ہی کے لیے ہے جیسا کہ روایات سے ثابت ہے لہذا یہ کہنا صحیح نہیں کہ قربانی صرف حاجیوں کے لیے ہے۔ مزید براں اس کتابچے میں یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس سالانہ قربانی سے جانوروں میں کوئی قابل ذکر کمی بھی نہیں آتی۔ پھر قربانی کے روحانی اور مادی فوائد کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس سے تقویٰ بھی آتا ہے اور اس سلسلے میں بانیِ سلسلۂ احمدیہ کا ایک شعر بھی یوں لکھا گیا ہے:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے — اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہ شعر "تبرک" کے طور پر تو استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن ذوقِ سخن پر یہ ایک بار ہے۔ اس شعر میں اور

سچ بتا اے بام کہ ہے کہ مکیں کے ہم قسب — ہُو کا عالم کر رہا تھا سارا جنگل بھائیں بھائیں

میں مشکل ہی سے امتیاز پیدا کیا جا سکتا ہے۔ قربانی کے متعلق یہ کتابچہ دیکھ کر ہماری نظر ایک اور اہم مسئلے کی طرف جاتی ہے کہ کچھ عرصہ قبل برعظیم پاک و ہند کے بعض مقامات میں جو الگ کعبے اور حج تصنیف کر لئے گئے ان کے متعلق اسلامی شریعت کیا کہتی ہے۔ کیونکہ حج کا مسئلہ بہر حال قربانی پر مقدم ہے۔

(محمد جعفر)